جناب مولانا مدرار اللہ مدرار ۔ مردان

تحریفِ قرآن کا فتنہ

——— عالمِ اسلام اور مسلمان حکومتوں کیلئے لمحۂ فکریہ؟

ما قولکم ایہا العلماء رحمکم اللہ فی ھٰذا الباب کہ

دشمنانِ اسلام خصوصاً یہودیوں نے اپنی دیگر اسلام دشمنیوں کے علاوہ قرآن مجید میں تحریف کرنے کے لئے اپنی ناپاک سرگرمیاں جاری کر رکھی ہیں۔ چنانچہ سعودی حکومت نے حکومت پاکستان کے نوٹس میں یہ بات لائی ہے کہ یہودیوں نے قرآن مجید کے تحریف شدہ کئی لاکھ نسخے چھپوائے ہیں جن کو اسلامی ممالک اور پاکستان میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ حکومت پاکستان نے پہلی فرصت میں ایک خصوصی چٹھی کے ذریعے صوبائی حکومتوں کو اس طرف متوجہ کیا ہے تاکہ سرکاری سطح پر قرآن مجید کے اس قسم کے نسخوں کی تلاش کی جائے۔ اور اس مقصد کے لئے کتب فروشوں کی دکانوں پر چھاپے مارے جائیں۔ اور جس دکاندار کے پاس ایسے نسخے برآمد ہوں اسے گرفتار کیا جائے۔ اور اس پر باقاعدہ مقدمہ بھی چلایا جائے۔

چنانچہ ضلع مردان کی انتظامیہ نے حکومت کی ہدایات کے بموجب اس مقصد کے لئے ایک پارٹی تشکیل دی جس میں ڈسٹرکٹ خطیب۔ ایک مجسٹریٹ، ایک پولیس افسر اور دو کنسٹیبل تھے۔ اس پارٹی نے سٹی مردان کے تمام کتب فروشوں کی دکانوں پر چھاپے مارے جس کے دوران بازار بگٹ گنج کے ایک دکاندار کی دکان سے تحریف شدہ قرآن مجید کے دو نسخے برآمد ہوئے جن کو پارٹی نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ اور دکاندار کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا گیا۔ دکاندار چند دن حوالات میں رہا بعد میں ضمانت پر رہا کر دیا گیا اور تفتیش جاری ہے۔

اب حالات متقاضی ہیں کہ علمائے کرام قرآن مجید کے دونوں نسخوں کا مطالعہ کریں جو ایک جیسے ہیں اور مطالعہ کے بعد اپنا فتویٰ صادر فرمائیں کہ مذکورہ نسخے واقعی تحریف شدہ ہیں یا نہیں؟ اگر وہ تحریف شدہ ثابت ہوں تو علمائے کرام مردان کی ضلعی انتظامیہ کی دینی رہنمائی فرمائیں: تاکہ وہ اس سلسلے میں تفتیش اور تعزیری اقدامات کرتے ہوئے

مجرموں کو قرار واقعی سزا دیں۔

تحریف شدہ قرآن کے مذکورہ نسخوں کے کوائف یہ ہیں۔

۱۔ ان نسخوں کو تاج کمپنی لمیٹڈ کراچی نے شائع کیا ہے۔ اور ممکن ہے کہ کسی دشمن اسلام نے تاج کمپنی کی آڑ میں یہ حرکت کی ہو۔ بہرحال یہ امر بھی تحقیق طلب ہے۔

۲۔ اس تحریف شدہ قرآن کو اول سے آخر تک دو رسم الخطوں میں لکھا گیا ہے۔ پہلا رسم الخط چھاپنے والے کی اپنی ایجاد ہے۔ اور دوسرا رسم الخط مصحف عثمانی کا ہے۔ پہلے رسم الخط میں مرکبہ حروف کو مفردات کی شکل میں الگ الگ لکھا گیا ہے جس کا نمونہ یہ ہے:۔

بِ اسْمِ اللّٰهِ ۔ لِ اللہ ۔ عَلَیٰ هِمْ ۔ فِیْ هِ ۔ بِ الْغَیْبِ ۔ بِ مَا اِلَیٰ كَ ۔ قَبْلَ كَ ۔ لَ هُمْ
قُلُوْبُ هِمْ ۔ سَمْعِ هِمْ ۔ بِ اللہ بِ الْیَوْمِ ۔ اِنَّ هم ۔ مَعَ كُمْ ۔ فَ مَا
تِجَارَتُ هُمْ ۔ اَكَ مَثَلِ

مطلب یہ کہ مصحف عثمانی کے رسم خط میں تغیر و تبدل کی گئی ہے اور یہ سلسلہ آخر تک چلا گیا ہے۔ تو کیا شریعت کی رو سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مصحف کے رسم خط اور قرآنی وضع کی مخالفت جائز ہے؟ جب کہ علمائے امت کا اس پر اجماع ہے کہ مصحف عثمانی کا خط توقیفی ہے یعنی حکم الٰہی کے مطابق ہے۔

۳۔ مذکورہ نسخوں میں نظم قرآن اور ترتیب کو بھی تبدیل کیا گیا ہے۔ اور بعض آیات کو دوسری آیات میں خلط ملط کیا گیا ہے۔

۴۔ قرآنی آیات کی ترتیب میں اختلاط اور خلل واقع ہونے سے ان کے معنوں میں بڑا فرق واقع ہو جاتا ہے اور کفر تک نوبت پہنچتی ہے۔ مثلاً سورۂ فاتحہ کی پانچویں، چھٹی، ساتویں اور آٹھویں سطر اس طرح پڑھی جاتی ہے۔

"غَیْرِ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ
الْمَغْضُوْبِ عَلَیٰ هِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝
الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝"

اب ظاہر ہے کہ مذکورہ آیتوں کی ترتیب میں اختلاط اور خلل واقع ہونے سے ان کے معنوں میں بھی بڑا فرق واقع ہوا۔ اور اگر کوئی اپنی نماز میں سورہ فاتحہ کو مذکورہ آیتوں کی ترتیب کے ساتھ پڑھے تو نہ صرف یہ کہ اس کی نماز ادا نہ ہو گی۔ بلکہ کفر واقع ہونے کا اندیشہ ہے۔

ذیل میں قرآن کے مذکورہ نسخے میں سے ایک دوسری مثال پیش کی جاتی ہے۔ صفحہ ۱ پر پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی سطر اس طرح لکھی ہے۔

"خَيْرٌ ط اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَ اِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
خَيْرٌ ط اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ وَ ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ
الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِ غَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ بِ اَنَّهُمْ
الذِّلَّةُ وَ الْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ ط ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ"

مذکورہ سطروں میں سے پہلی سطر کے آخری دو کلموں اور دوسری سطر کے پہلے کلمے کو ملایا جائے تو اس طرح پڑھا جائے گا۔

وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ خَيْرٌ ط

جس کا مفہوم یہ ہے کہ یہود پر بھلائی مسلط کی گئی۔ اور اتنے سے جملے سے یہود کا اصلی منشا پورا ہو گیا کہ وہ از روئے قرآن بھلائی والی قوم ہے۔ اور یہ لفظی و معنوی دونوں طرح کی تحریف ہے جو قرآن کے اندر کی گئی ہے۔

تو اب قابل غور بات یہ ہے کہ قرآن کی ترتیب میں اس طرح رد و بدل کرنا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟ جب کہ قرآن کی آیتوں اور سورتوں کی ترتیب بھی توقیفی ہے یعنی حکم خداوندی کے مطابق ہے۔

استفتاء کا خلاصہ | قرآن مجید کے مذکورہ تحریف شدہ نسخوں میں دو قابل اعتراض امور کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

اول یہ کہ ان میں مصحف عثمانی کے رسم خط کی مخالفت کی گئی ہے

دوم یہ کہ قرآن کی آیتوں کی ترتیب اور ارتباط میں بھی تبدیلی، تکرار اور خلط ملط کیا گیا ہے۔

واضح رہے کہ تاج کمپنی نے اپنے دستور کے مطابق اس مطبوعہ قرآن مجید کے ابتدا میں "استدعا" کے زیر عنوان یہ وضاحت لکھی ہے۔

" انسانی طاقت اور بساط میں جو کچھ ہے اس کے مطابق اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تاج کمپنی نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ نسخہ ہذا میں کسی قسم کی غلطی نہ رہ جائے۔ آپ سے استدعا ہے کہ اگر دوران تلاوت کسی غلطی کا شبہ ہو تو ہمیں مطلع فرما کر مشکور فرمائیے"

اور قرآن کریم کے خاتمے پر مستند حافظ قرآن کی طرف سے یہ سرٹیفکیٹ لکھا گیا ہے کہ

" میں نے اس قرآن کریم کو حرفاً حرفاً پڑھا ہے اور میں تصدیق کرتا ہوں کہ اس کے متن میں کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے"

حافظ عبدالرؤف بن عبدالواحد

اور اس کے بعد قمر الدین جلد ساز کی مہر بھی لگی ہوئی ہے۔

لیکن تاج کمپنی کے زیر نظر مطبوعہ قرآن مجید کا نسخہ استدعا والے نوٹ کے برعکس ہے۔ کیونکہ اس کی باقاعدہ تلاوت نہیں کی جا سکتی۔ اور قاری کو قدم قدم پر قرآنی آیات کی تکرار اور اختلاط کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ اس نسخے

میں دو رسم خط اختیار کئے گئے ہیں۔ لیکن ان نمایاں تبدیلیوں کے متعلق کوئی وضاحت اور اشارہ نہیں کیا گیا۔

نیز حافظ عبدالرؤف کے سرٹیفکیٹ میں یہ دعویٰ کیا گیا ہے کہ:۔

" کہ زیر نظر قرآن کے متن میں کوئی کمی بیشی اور کتابت میں کوئی غلطی نہیں ہے "

حالانکہ اس کے متن میں ترتیب و ارتباط کو نظر انداز کیا گیا ہے اور آیتوں کی تکرار کی وجہ سے ان میں بیشی بھی ہوگئی ہے اور غلطی بھی۔ اس لئے تاج کمپنی کے ساتھ سرٹیفکیٹ دینے والے حافظ اور قمر الدین جلد ساز کے بارے میں بھی تفتیش لازمی ہے۔

نظر بریں حالات علمائے دین مبین سے التماس ہے کہ آپ استفتاء کے مندرجات اور خود تاج کمپنی کے تحریف شدہ قرآن کو مطالعہ کرنے کے بعد قرآن و سنت اور تعامل صحابہؓ و اجماع امت کی روشنی میں جواب دیں کہ کیا زیر بحث قرآن کے نسخے تحریف شدہ اور قابل اعتراض ہیں یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے۔ تو کیا حکومتی سطح پر تفتیش و تحقیق کے بعد اس عظیم جرم کے ارتکاب کرنے والے سخت ترین سزا کے مستحق ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

المستفتی۔ صوفی محمد کریم خطیب جامع مسجد نیو مسلم آباد مردان

الجواب استفتاء میں علمائے دین کی توجہ ایک سنگین اور خطرناک مسئلے کی طرف دلائی گئی ہے۔ قرآن میں جو بھی تحریف کی جائے خواہ وہ لفظی ہو یا معنوی۔ وہ نہ صرف عظیم جرم بلکہ صریح کفر ہے۔ اس کا ارتکاب اگر مسلمان کرے تو وہ مرتد ہو جاتا ہے۔ اور شریعت میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ اور اگر کوئی غیر مسلم یہ اشتعال انگیز حرکت کرے خواہ وہ ذمی ہو یا حربی ہو تو اس کی سزا بھی قتل ہے۔ حوالے کے لئے مسائل عنقریب آرہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ تاج کمپنی کے مطبوعہ قرآن مجید کے زیر بحث نسخوں میں دو تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ ایک تبدیلی مصحف عثمانی کے رسم خط سے تعلق رکھتی ہے اور دوسری قرآن کی ترتیب کے بارے میں ہے۔ مصحف عثمانی یعنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے رسم خط اور ان کے وضع قرآنی کی مخالفت کی گئی ہے۔ اور ایک نیا طبع زاد رسم خط ایجاد کیا گیا ہے۔ جن میں جا بجا بعض منقوط حروف سے نقطوں کو حذف کیا گیا ہے۔ مثلاً لفظ اِیّٰ لَکَ کو اس طرح لکھا ہے کہ اس میں حرف یاء کے نیچے دو نقطے نہیں ڈالے اور اسی ایک لفظ میں دوسری تبدیلی یہ ہے کہ اس کے حروف کو مرکب کی بجائے الگ الگ لکھا ہے۔ جب کہ مصحف عثمانی میں یہ کلمہ اس طرح لکھا ہے اِلَیْکَ۔

اسی طرح لفظ فِیْ هَا کے حروف کو الگ الگ لکھا ہے۔ اور حرف یاء کے نیچے دو نقطے بھی نہیں ہیں جب کہ مصحف عثمانی میں یہ کلمہ اس طرح لکھا ہے۔ فِيْهَا

اب مصحف عثمانی اور مصحف تاج کمپنی کے رسم خط کو تقابلی طور پر ملاحظہ کیجئے۔

مصحف عثمانی	مصحف تاج کمپنی	مصحف عثمانی	مصحف تاج کمپنی
بِسْمِ اللّٰهِ	بِ اسْمِ اللّٰهِ	لِلّٰهِ	لِ اللّٰهِ
بِالْغَيْبِ	بِ الْغَيْبِ	بِاللّٰهِ	بِ اللّٰهِ
فِيْهِ	فِيْ هِ	تِجَارَتُهُمْ	تِجَارَتُ هُمْ
كَمَثَلِ	كَ مَثَلِ	اِنَّهُمْ	اِنَّ هُمْ
فَمَا	فَ مَا	مَعَكُمْ	مَعَ كُمْ

مذکورہ مثالیں بطور نمونہ پیش کی گئی ہیں جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہوتا ہے کہ تاج کمپنی کے زیر بحث نسخے میں مصحف عثمانی کے رسم خط سے کھلم کھلا انحراف کیا گیا ہے۔ حالانکہ باجماع صحابہ و تابعین اور باتفاق ائمہ و مجتہدین پوری امت مسلمہ کے نزدیک قرآن مجید کی کتابت میں مصحف عثمانی کے رسم خط کا اتباع واجب ہے کیونکہ یہ رسم خط مرکزی اور نمونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس کو اصطلاح میں امام کہا جاتا ہے اس کے خلاف کرنا تحریف قرآن اور زندقہ کے حکم میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عہد صحابہ سے لے کر آج تک مصحف عثمانی کا رسم خط پوری جزئیات کے ساتھ محفوظ چلا آرہا ہے۔ اس کے سوا کسی دوسرے رسم خط میں اگرچہ وہ بھی عربی ہی کیوں نہ ہو۔ قرآن کی کتابت جائز نہیں مثلاً اوائل سورت میں بسم اللہ کو مصاحف عثمانیہ میں بحذف الف لکھا ہے اور "اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ" میں بشکل الف ظاہر کی گئی ہے۔ اگرچہ پڑھنے میں دونوں یکساں بحذف الف پڑھے جاتے ہیں۔ مگر باجماع امت اسی کی نقل و اتباع کرنا ضروری ہے۔ اس کے خلاف کرنا عربی رسم خط میں بھی جائز نہیں۔ تو ظاہر ہے کہ سرے سے مصحف عثمانی کا پورا رسم خط اپنے ایجاد کردہ رسم خط میں بدل دینا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

اب ہم وہ دلائل پیش کرتے ہیں جن میں مصحف عثمانی کے رسم خط کے اتباع کو واجب قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ رسم خط عثمانی توقیفی ہے یعنی ارشاد باری تعالیٰ کے مطابق ہے۔ چنانچہ علامہ جلال الدین سیوطی نے "الاتقان" میں فرمایا ہے:-

وقال ابن فارس الذی نقوله ان الخط توقیفی لقوله تعالیٰ

اور ابن فارس نے کہا ہے کہ یہ بات جو ہم کہتے ہیں کہ خط عثمانی توقیفی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے مطابق ہے۔

عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۔ وقال ۔ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ط

"اللہ نے قلم کے ذریعہ سکھایا۔ انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔ اور فرمایا قسم ہے قلم کی اور جو کچھ لکھتے ہیں"

وانّ هٰذه الحروف داخلة فی الاسماء
التی علّم الله آدم (الاتقان ج ۲ صـ ۱۶۶)

اور یہ حروف ان اسماء میں داخل ہیں جن کی تعلیم اللہ تعالیٰ
نے آدم علیہ السلام کو دی تھی۔

اس کے بعد لکھا ہے۔

وقال اشهب سئل مالك هل
یکتب المصحف علیٰ ما احدثه الناس
من الهجاء فقال لا الّا علی الکتبة
الاولی رواه الدانی فی المقنع ثم قال
ولا مخالف له من علماء الامة
(اتقان ج ۲ صـ ۱۶۶)

اشہبؒ فرماتے ہیں کہ امام مالکؒ سے سوال کیا گیا کہ کیا
قرآن مجید کو اس خاص طرز تحریر میں لکھ سکتے ہیں جو آج
کل لوگوں نے ایجاد کی ہے۔ فرمایا نہیں۔ بلکہ اس سے
پہلی طرز کتابت پر ہونا چاہیئے (یعنی کتابت عثمانی)
اس کو علامہ دانی نے مقنع میں نقل کرکے فرمایا ہے کہ علمائے
امت میں سے کوئی امام اس بارے میں مخالف نہیں

علامہ سیوطی نے امام احمد بن حنبل کے حوالے سے لکھا ہے کہ خط عثمانی کی مخالفت حرام ہے۔

وقال الامام احمد یحرم مخالفة خط
مصحف عثمان فی واو، او یاء او الف او غیر
ذالك (اتقان ج ۲ صـ ۱۶۶)

اور امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ مصحف عثمانی کے رسم
خط کی مخالفت حرام ہے۔ واو، یا اور الف میں۔ یا
اس کے علاوہ بھی ہو۔

اتقان میں دوسری جگہ مرقوم ہے۔

سئل مالك عن الحروف فی القرآن
مثل الواو، والالف اتریٰ ان تغیر
من المصحف اذا وجد فیه کذالك قال لا
قال ابو عمرو یعنی الواو، والالف المزید
تین فی الرسم المعدومتین
فی اللفظ نحو اولوا
(اتقان ج ۳ صـ ۱۶۷)

امام مالک سے پوچھا گیا کہ قرآن میں جو حروف مثلاً واو
اور الف کے پائے جائیں۔ ان کی تبدیلی جائز ہے؟
انہوں نے فرمایا کہ نہیں۔ ابو عمرو نے کہا ہے کہ اس سے
وہ واو اور الف مراد ہیں جو رسم خط میں لکھے جاتے ہیں
جیسے اولوا اس میں الف کے بعد جو واو ہے وہ نہیں
پڑھی جاتی اور آخری الف بھی کتابت میں موجود ہے
اور پڑھنے میں معدوم ہے

امام سیوطی نے اس کے بعد لکھا ہے۔

وقال البیهقی فی شعب الایمان من
یکتب مصحفا ینبغی ان یحافظ علی
الهجاء الذی کتبوه به تلك المصاحف

اور امام بیہقی شعب الایمان میں فرماتے ہیں جو شخص
قرآن مجید کی کتابت کرے تو ضروری ہے کہ اس طرز
تحریر کی حفاظت کرے جس پر حضرات صحابہ رضؓ نے

ولا يخالفهم فيه ولا يغير مما كتبوه شيئا فانهم كانوا اكثر علما و اصدق قلبا و لسانا و اعظم امانة منا فلا ينبغي ان نظن بانفسنا استدراكا عليهم

(اتقان ج ۲ ص ۱۶۷)

…مصاحف لکھے ہیں اور ان کی مخالفت نہ کرے اور جو کچھ انہوں نے لکھا ہے ان میں سے کسی چیز میں تغیر نہ کرے کیونکہ وہ ہم سے زیادہ علم والے اور زیادہ سچے دل والے اور زیادہ امانت دار تھے تو ہمارے لئے کسی طرح لائق نہیں کہ ہم اپنے متعلق یہ گمان کریں کہ ہم ان کی کسی کمی کو پورا کرتے ہیں۔

امام سیوطی نے چند صفحے کے بعد فرمایا ہے۔

و هل تجوز كتابته بقلم غير العربي قال الزركشي لم ار فيه كلاما لاحد من العلماء (الى ان قال) والاقرب المنع

انقان جلد ۲ ص ۱۷۱

کیا غیر عربی رسم الخط میں قرآن کی کتابت جائز ہے؟ امام زرکشی نے اس کے متعلق فرمایا ہے کہ میں نے اس بارے میں کسی عالم کی تصریح نہیں دیکھی (یہاں تک کہ فرمایا) کہ حق کے زیادہ قریب یہ ہے کہ غیر عربی رسم خط میں قرآن کے لکھنے کو منع کیا جائے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں

چوں تمام عالم بر مصاحف عثمانی جمع شدند یقین کردیم کہ محفوظ ہماں است

(ازالۃ الخفاء ج ۱ ص ۱۵)

جب پوری امت نے مصاحف عثمانی پر اجماع کیا ہے اس لئے ہم نے یقین کیا کہ مصاحف عثمانی ہی محفوظ ہیں (اور اس محفوظیت میں مصحف عثمانی کا متن اور رسم خط دونوں شامل ہیں۔

تفسیر قرطبی نے لکھا ہے۔

يجب تاليف سورة في الرسم والخط خاصة (قرطبی ج ۱ ص ۱۱)

سورتوں کی تالیف و ترتیب خاص رسم خط عثمانی میں واجب ہے۔

اور مصر کے شیخ القراء شیخ محمد بن علی خداد نے اپنے رسالہ "خلاصۃ النصوص الجلیہ" میں رسم خط عثمانی کو بارہ ہزار صحابہ کرام کے اجماع سے ثابت کیا ہے اور فرمایا ہے۔

اجمع المسلمون قاطبة على وجوب اتباع رسم مصاحف عثمانى ومنع مخالفته (ثم قال) قال العلامة ابن عاشر و وجه

تمام مسلمانوں نے اس پر اجماع کیا ہے کہ مصاحف عثمانی کے رسم خط کا اتباع واجب ہے اور اس کی مخالفت منع ہے علامہ ابن عاشر نے کہا ہے اور اس وجوب کی وجہ پہلے گذر

وجوبہ ما تقدم من اجماع الصحابة علیه وهم زهاء اثنا عشر الفاً و الاجماع حجة حسبما تقرر فی اصول الفقه (النصوص الجلیه ص۲۵)

جیسا کہ وہ اس پر صحابۂ کرام کا اجماع ہے اور ان کی تعداد بارہ ہزار تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور اجماع حجت شرعی ہے جیسا کہ اصول فقہ میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔

مذکورہ مسائل و دلائل سے حتمی طور پر یہ ثابت ہو گیا کہ مصحف عثمانی کے رسم خط کا اتباع واجب اور لازم ہے اور مخالفت ناجائز و حرام ہے۔ چونکہ تاج کمپنی نے اپنے مطبوعہ زیر بحث نسخہ قرآن میں رسم خط عثمانی کی مخالفت کی ہے اور اس کے مقابلے میں ایک متوازی رسم خط ایجاد کیا ہے اور قرآن کے رسم خط میں تحریف کر کے قرآن میں تحریف لفظی و معنوی کا دروازہ کھول دیا ہے اور امت مسلمہ میں ایک نیا فتنہ کھڑا کیا ہے۔ اس لئے اس فتنے کا سر کچلنے کے لئے حکومتی سطح پر فوری طور پر موثر اقدامات کی ضرورت ہے۔

مذکورہ نسخہ قرآن کی ترتیب میں ردّ و بدل | اب ہم مذکورہ نسخہ قرآن کی ترتیب میں ردّ و بدل کے پہلو پر بحث کرتے ہیں۔ زیر بحث نسخہ قرآن کے مطالعے سے ثابت ہوا کہ اس کی آیتوں کی ترتیب بھی مصحف عثمانی کے خلاف ہے۔ اور اس میں ترتیب عثمانی سے انحراف کا ایک نیا راستہ کھولا گیا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ قرآن مجید کے ہر صفحے کی پہلی سطر کو اپنے ایجاد کردہ رسم خط میں لکھا ہے۔ اور پھر دوسری سطر میں وہی پہلی سطر کی آیتیں خط عثمانی میں لکھی ہیں۔ اسی طرح تیسری سطر اپنے رسم خط میں اور چوتھی سطر خط عثمانی میں لکھی ہے۔ یہی حال پانچویں اور چھٹی سطروں کا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس سارے قرآن کی آیتوں کو اسی طرح مکرّر مکرّر لکھا ہے۔ جس کی وجہ سے قرآن کی ساری آیتوں کی ترتیب میں خلل اور خلط ملط واقع ہو گیا ہے۔ اور اس کی باقاعدہ اور صحیح تلاوت نہیں ہو سکتی۔ اور جو اس قرآن کو اس کی موجودہ ترتیب کے ساتھ پڑھے گا تو اس کے کفر میں واقع ہونے کا قوی اندیشہ ہے۔ اور آیتوں کی ترتیب میں خلل واقع ہونے سے ان کے معنوں میں بھی خلل اور فرق واقع ہو گیا۔ جس کی وضاحت اس سے پہلے گذر چکی ہے۔ گذشتہ چودہ سو سال کی پوری اسلامی تاریخ میں قرآن مجید کے متن اور اس کے رسم خط کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار نہیں کیا گیا۔ جو زیر بحث نسخہ قرآن میں اختیار کیا گیا ہے جس کے پڑھنے سے مسلمانوں میں اضطراب اور اشتعال کا پیدا ہونا قدرتی امر ہے۔

قرآن کی نظم و ترتیب کو بگاڑنا | امام جلال الدین سیوطی نے "الاتقان" میں اور مفسر قرطبی نے اپنی تفسیر الجامع لاحکام القرآن میں حسب ذیل تصریح کی ہے۔

انزل اللہ تعالیٰ القرآن کله الی سماء الدنیا ثم فرقه فی بضع وعشرین سنة فکانت السورة تنزل لامر یحدث والآیة جواباً لمستخبر و یوقف جبرئیل النبی صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ نے قرآن آسمان دنیا کی طرف ایک بار نازل کر دیا تھا۔ پھر اس کو [illegible] بیس برس میں تھوڑا تھوڑا نازل فرمایا جیسا کہ [illegible] ہوتی اس کے لئے اس میں سے اسی قدر [illegible] آیت نازل ہو جاتی تھی

على موضع الآية والسورة فاتساق السور كاتساق الآيات والحروف كله عن النبي صلى الله عليه وسلم فمن قدم سورة او اخرها فقد افسد نظم القرآن

تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۶۰

اور جبرئیل آپؐ کو اس کا موقع بتادیا کرتے تھے بس سورتوں کا باہمی ایسا اتصال ہے کہ جیسا آیات و حروف کا ہے اور سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہے۔ پھر جو کوئی کسی سورت کو مقدم یا مؤخر کرتا ہے تو وہ نظم قرآن کو بگاڑتا ہے۔

صاحب تفسیر خازن لکھتے ہیں:۔

وثبت بالدليل الصحيح ان الصحابة انما جمعوا القرآن بين الدفتين كما انزله الله عزوجل على رسوله صلى الله عليه وسلم من غير ان زادوا فيه او نقصوا منه شيئا

(خازن جلد ۱ ص ۸)

اور صحیح دلیل سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام نے قرآن کو دو گفتوں کے درمیان اسی طرح سے جمع کر کے رکھا کہ جیسا خدا کے رسول پر نازل ہوا تھا۔ بغیر اس کے کہ اس میں کچھ بڑھایا یا گھٹایا ہو۔

<u>کچھ مصحف عثمانی کے بارے میں</u> | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں قرآن کو مختلف اشیاء پر لکھا گیا تھا اور عہد صدیقی میں صحیفوں کی صورت میں لکھا گیا۔ پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ان صحیفوں کو ایک مصحف میں جمع کیا۔ اس کا سبب یہ تھا کہ ان کے عہد میں جب اسلام کا دائرہ بہت وسیع ہو گیا۔ تو جن مسلمانوں نے قرآنی آیات کو جس استاد سے جس طرز تلفظ اور قرأت سے سیکھا تھا ان میں اور دیگر مسلمانوں میں جن کو دیگر قرأت کی تعلیم دی گئی تھی۔ اختلاف پیدا ہونے لگا۔ چنانچہ بخاری شریف میں حضرت حذیفہ بن الیمان صحابیؓ کا جو فتح آرمینیہ و آذربائیجان سے واپس حضرت عثمان کی خدمت میں پہنچے۔ یہ قول مذکور ہے۔ جو اختلاف قرأت کے فتنے پر دال ہے کہ آپ نے حضرت عثمانؓ سے کہا۔

ادرك هذه الامة قبل ان يختلفوا اختلاف اليهود والنصارى.

اس امت کو سنبھالو اس سے پہلے کہ ان میں یہود و نصاریٰ کی طرح اختلاف پیدا ہو۔

یہاں تک کہ خود مدینہ منورہ میں معلموں اور متعلموں میں اختلاف قرأت کا فتنہ پیدا ہونے لگا۔ جس پر حضرت عثمان نے خطبہ فرمایا۔ کہ جب تم میں یہ اختلاف ہے تو دور کے شہروں والوں میں اس سے زیادہ اختلاف کا اندیشہ ہے فرمایا

انتم عندى تختلفون فمن نأى من الامصار اشد اختلافا.

اتقان ص ۵۹

تم میرے پاس ہوتے ہوئے اختلاف کا شکار ہو گئے پس جو دور کے شہروں میں رہتے ہیں وہ زیادہ اختلاف کا شکار ہوں گے۔

توحضرت عثمانؓ نے یہ مسئلہ صحابہ کرام کے سامنے پیش کیا۔ صحابہ کے متفقہ مشورے سے حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے قرآن کا وہ نسخہ منگوایا جو عہد صدیقؓ میں لکھا گیا تھا۔ اور ان ہی کے پاس محفوظ تھا اس کی کئی نقلیں لی گئیں تاکہ مشہور شہروں میں انہیں بھیج دیں اور اسی کے مطابق قرآن کی تعلیم و تعلم جاری ہو۔ اور اس کے علاوہ دوسری قرأتوں کی بندش کر دی گئی۔ اور اس لئے اس مجموعہ عثمانی کا نام امام رکھا گیا۔ کہ وہ تمام نسخہ ہائے قرآن کے لئے پیشوا ہے۔ اجماع صحابہؓ نے اس مصحف عثمانی کی تحریر کو جس مجلس کے حوالے کیا۔ اس کے ارکان چار تھے۔ تین قریشی اور ایک انصاری۔ قریشی حضرات عبداللہ بن زبیر۔ سعد بن العاص اور عبدالرحمن بن الحارث تھے۔ اور زید بن ثابت انصاری تھے۔

صاحب تفسیر خازن فرماتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ نے ان قریشی ارکان سے فرمایا۔

اذا اختلفتم انتم و زید بن ثابت فی شیئ من القرآن فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانہم ففعلوا حتی اذا نسخوا الصحف فی المصاحف ردّ عثمان الصحف الی حفصۃؓ وارسل الی کل افق بمصحف مما نسخوا و امر بما سوی ذٰلک فی القرآن فی صحیفۃ او صحف ان یحرق

(خازن ج ۱ ص)

جب تمہارے اور زید بن ثابتؓ کے درمیان قرآن میں کسی چیز پر اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے قریش کی لغت میں لکھو۔ کیونکہ قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا ہے۔ جب انہوں نے ان صحیفوں کو مصاحف عثمانی میں لکھا۔ تو حضرت عثمانؓ نے ان صحیفوں کو حضرت حفصہؓ کے پاس بھیج دیا۔ اور ہر ملک کو مصحف عثمانی کا ایک ایک نسخہ بھجوایا اور حکم دیا کہ سوائے مصحف عثمانی کے سوا جتنے مصحف ہیں وہ سب جلا دئے جائیں۔

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ عہد عثمانی میں جمع قرآن کا مقصد یہ تھا کہ قرآن کو اختلاف تلفظ سے محفوظ رکھا جائے تاکہ اختلاف قرأت اور اختلاف طرز تلفظ سے امت میں افتراق کا فتنہ پیدا نہ ہو۔ اس مصحف عثمانی کا متن، رسم خط اور ہر چیز محفوظ ہے۔ امت کو اس کی ظاہری اور باطنی شکل و صورت پر مجتمع کیا گیا۔ اب اگر کوئی دشمن اسلام مصحف عثمانی کی نظم و ترتیب اور اس کے رسم خط میں تغیر و تبدل کرتا ہے تو وہ سخت ترین سزا کا مستوجب ہے۔

قرآن کی تحریری اور صدری حفاظت | اللہ تعالیٰ نے قرآن کی حفاظت کا خود ذمّہ اٹھایا ہے جیسا کہ سورۃ حجر کی اس آیت سے ظاہر ہے:۔

اِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا الذِّکۡرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوۡنَ۝

ہم نے اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم ہی آپ اس کے نگہبان ہیں۔

اور ظاہر میں قرآن کی حفاظت کے لیے تین طریقے اختیار کئے ہیں۔ پہلا یہ کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یہ اعجاز اور خوبی رکھی ہے کہ اس کا حفظ کرنا آسان فرما دیا۔ چنانچہ سورۂ قمر میں ارشاد خداوندی ہے۔

وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ اور ہم نے آسان کر دیا قرآن سمجھنے کو، پھر ہے کوئی سوچنے والا۔

اس آیت میں لفظ ذکر کے معنوں پر غور کیا جائے تو خود قرآن کی رو سے یہ لفظ کئی معنوں میں آیا ہے۔ قرآن کتاب، نصیحت، سمجھ اور یاد سب پر ذکر کا اطلاق آیا ہے۔ یاد کی ضد بھول چوک ہے۔ جیسا کہ فرمایا۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ (طٰہٰ) یعنی بھول چوک ہو جائے تو جب یاد آ جائے۔ اسے یاد کرو۔ اور فرمایا

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِكْرِيْ اور نماز قائم رکھ میری یادگاری کو۔ تو لفظ ذکر کا ایک معنیٰ حفظ اور یاد بھی ہوا۔ تو مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کو حفظ اور یاد کرنے کے لئے آسان فرما دیا ہے۔ ایسے بچے اکثر دیکھے گئے ہیں جنہوں نے نو، دس برس کی عمر میں سارے قرآن کو حفظ کر لیا۔ آج سے تقریباً ۲۰ سال پہلے ساری دنیا میں حفاظ قرآن کا سروے کیا گیا تو معلوم ہوا کہ کم و بیش ستر لاکھ حفاظ قرآن دنیا میں موجود ہیں۔ امت مسلمہ کے سوا کوئی قوم اور ملت ایسی نہیں جن کے افراد میں سے ایک فرد نے بھی اپنی مذہبی کتاب کو حفظ کیا ہو۔ بھلا اس کتاب میں تحریف لفظی و معنوی کیسے ہو سکتی ہے جب کہ وہ اپنے لاکھوں ماننے والوں کے سینوں میں محفوظ ہو۔ سورۂ عنکبوت میں اس حقیقت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

بَلْ هُوَ اٰيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ یعنی قرآن کھلی ہوئی آیتوں کا مجموعہ ہے جو اہل علم کے سینوں میں محفوظ ہیں۔

یہی صدری حفاظت قرآن کی حفاظت کا دوسرا طریقہ ہے جس کے ذریعہ قرآن سینوں میں محفوظ رکھا گیا۔

<u>ایک یادگار واقعہ</u> | صاحب تفسیر حقانی نے اپنی تفسیر کے مقدمے میں قرآن کی حفاظت کے بارے میں ایک واقعہ تحریر کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔ کہ ایک معمر شخص نے بیان کیا کہ انگریزوں کی ابتدائی عملداری میں پادری بکثرت قرآن خریدتے تھے۔ شہر اس کا بڑا محکمہ تھا۔ وہاں کے پادری صاحب کے پاس میں آیا جایا کرتا تھا۔ وہ مجھ سے سلوک بھی کرتے تھے۔ ایک بار میں نے قرآن کی اس کثرت خریداری کا سبب پوچھا۔ بڑی دیر بعد اس شرط پر کہ کسی کو مطلع نہ کروں یہ کہا کہ ہمارا مقصود تجارت نہیں بلکہ قرآن کے ان قلمی نسخوں کو تلف کرنا ہے جو اس وقت مطابع (چھاپہ خانے) ہند میں نہیں ہیں۔ آخر کمی ہو جائے گی تب ولایت سے ہم چھاپ کر قرآن بھیجیں گے۔ اس میں مشن کا روپیہ بھی حاصل ہو جائے گا۔ اور ... واحد مقصد مشن کا حاصل ہو گا۔ یعنی قرآن میں اختلاف پیدا کر دیں گے۔

میں نے کہا یہ بے ہودہ خیال ہے ہر گاؤں میں ایسے حافظ ہیں کہ اول سے آخر تک قرآن لکھوا سکتے ہیں۔ چنانچہ میں نے

دو ایک حافظ پیش کئے۔ تب وہ بات ملتوی ہو گئی"

اور حفاظت قرآن کا تیسرا طریقہ تحریر کے ذریعے اس کو محفوظ رکھنا ہے چودہ سو سال سے قرآن مجید کی تحریری حفاظت کا ایسا بے نظیر انتظام و اہتمام چلا آرہا ہے۔ کہ اسلام دشمن طاقتیں قرآن حکیم میں ایسی تحریف نہ کرسکیں جو امت مسلمہ کی نظروں سے ہمیشہ پوشیدہ رہے۔ اور امت نے اس تحریف کو ملیامیٹ اور نیست و نابود کرنے کے لئے بروقت قدم نہ اٹھایا ہو قدرت کا یہ اٹل فیصلہ ہے کہ قرآن میں تحریف کرنے والے ناپاک عناصر اپنی مذموم کوششوں میں کبھی کامیاب نہ ہوسکیں گے اور وہ ہمیشہ خائب و خاسر رہیں گے۔

نظم قرآن میں رد و بدل کرنا کفر ہے | تفسیر قرطبی نے لکھا ہے۔

من افسد نظم القرآن فقد کفر بہ و ردّ علی محمد صلی اللّٰہ علیہ وسلم ماحکاہ عن ربّہ تعالٰی (قرطبی ج ۱ ص ۶۳)

جس شخص نے قرآن کے نظم میں خلل ڈالا تو وہ کافر ہو گیا۔ اور اس نے آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر وہ چیز رد کر دی۔ جو آپؐ نے اپنے پروردگار سے بیان کی تھی۔

قرآن کے کسی حصے کا انکار کرنا موجب کفر اور مستوجب قتل ہے | اگر کسی مسلمان نے بدبختی سے قرآن کے ساتھ کسی قسم کے انکار کا برتاؤ کیا تو اس سے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ اور اسلام کے بعد کفر اختیار کرنے کو ارتداد کہتے ہیں۔ اور اسلام میں مرتد کی سزا قتل ہے۔ چنانچہ مفسر قرطبی فرماتے ہیں۔

والقرآن جمعہٗ عثمانؓ بموافقۃ الصحابۃ لہٗ لو انکر بعضہٗ منکر کان کافرا حکمہٗ حکم المرتد یستتاب فان تاب و الّا ضرب عنقہٗ

(قرطبی ج ۱ ص ۸۴)

اور قرآن کو حضرت عثمانؓ نے صحابہ کرام کی موافقت کے ساتھ جمع کیا۔ اگر کسی نے اس کے کچھ حصے سے انکار کیا۔ تو وہ کافر ہو گیا۔ اور اس کا حکم وہی ہے جو مرتد کا ہے اس کو توبہ کے لئے کہا جائے اگر اس نے توبہ کی تو بہتر ورنہ اس کی گردن اڑا دی جائے۔

مسفر قرطبی نے اس کے بعد لکھا ہے۔

و من خالف حرفاً منہ کفر۔

(تفسیر قرطبی ج ۱ ص ۸۵)

اور جس نے قرآن کے ایک حرف کی مخالفت کی۔ تو وہ کافر ہو گیا۔

مجرموں کو سخت ترین سزا دی جائے | مذکورہ مسائل و دلائل کی روشنی میں علمائے دین کا مطالبہ ہے کہ حکومت مذکورہ تحریف شدہ قرآن کے نسخوں کے بارے میں اپنے مکمل تفتیشی ذرائع کو بروئے کار لائے۔ اور تفتیش میں کتب فروش دکاندار کے علاوہ، ایجنٹ تاج کمپنی، سرٹیفکیٹ دینے والے حافظ اور جلد ساز قمر الدین کو بھی شامل کیا جائے۔ اور تفتیش کے بعد جن لوگوں پر جرم ثابت ہو جائے انہیں سخت ترین سزا دی جائے تاکہ دشمنان اسلام کو آئندہ قرآن حکیم

کے ساتھ ایسی حرکت کرنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

قرآن کی عربی عبارت کے بغیر صرف ترجمہ شائع کرنے کا فتنہ یہ سوال بھی قابل غور ہے کہ آج کل عجمی زبانوں میں قرآن شریف کا صرف ترجمہ شائع کیا جاتا ہے۔ اور ان کے ساتھ عربی عبارت نہیں ہوتی۔ ایسے ترجمے اردو میں بھی موجود ہیں۔ اور ان زبانوں میں بھی موجود ہیں جن کا رسم الخط بائیں طرف سے شروع ہوتا ہے۔ مثلاً انگریزی وغیرہ

تو عجمی یعنی غیر عربی زبانوں میں قرآن کا محض ترجمہ شائع کرنا باجماع امت حرام ہے۔ اور عربی عبارت کے بغیر قرآن کے صرف ترجموں کی تلاوت و قرأت بھی حرام اور ممنوع ہے۔ کیونکہ قرآن کا ترجمہ قرآن کی اصل عبارت کا تابع ہے۔ اور اس پہ اطلاق نہیں ہو سکتا۔ اور یہی مذہب امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ہے۔

چنانچہ صاحب حسامی قرآن کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

فالقرآن المنزل علی الرسول المکتوب فی المصاحف المنقول عنه نقلاً متواتراً بلا شبه و هو النظم و المعنی جمیعاً فی قول العامة العلماء و هو الصحیح من مذهب ابی حنیفةؒ (حسامی ص ۲)

قرآن وہ ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہ نازل ہوا ہے اور مصاحف عثمانیہ میں مکتوب ہے اور شک و شبہ کے بغیر متواتر نقل کے ساتھ آپؐ سے منقول ہے۔ اور قرآن نظم اور معنی دونوں کا نام ہے۔ عام علماء کا یہی قول ہے۔ اور امام ابو حنیفہؒ کے مذہب سے یہی صحیح ہے۔

اور حسامی کے حاشیہ پہ لکھا ہے۔

حرم کتابة المصحف بالفارسیه (تعلیم العامی بہامش حسامی ص ۲)

فارسی زبان یا رسم خط میں قرآن لکھنا حرام ہے۔

اور امام جلال الدین سیوطی "اتقان" میں لکھتے ہیں۔

تحرم قراءته بغیر لسان العرب (اتقان ج ۲ ص ۱۷۱)

قرآن کی قرأت عربی کے بغیر حرام ہے۔

اور علامہ حسن شرنبلالی حنفی کا ایک مستقل رسالہ اس موضوع پہ ہے بنام "النفحة القدسیة فی احکام قراة القرآن وکتابته بالفارسیة"۔ اس میں مذاہب اربعہ حنفیہ۔ شافعیہ۔ مالکیہ اور حنابلہ کی مستند کتابوں سے ائمہ اربعہ کا اس پہ اتفاق نقل کیا ہے۔ کہ غیر عربی عبارت میں قرآن کا لکھنا حرام ہے اور اسی طرح غیر عربی رسم الخط میں اس کی کتابت ممنوع اور ناجائز ہے۔

اس کے چند جملے اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں۔

واما کتابة القرآن بالفارسیة فقد

اور فارسی زبان میں قرآن مجید کی کتابت، سو کسی ایک

فقد نص علیها فی کتاب من کتب ائمتنا الحنفیة المعتمدة منها ما قاله مؤلف الهدایة الامام المرغینانی فی کتابه التجنیس والمزید مانصه و یمنع من کتابة القرآن بالفارسیة بالاجماع لانه یؤدی الی الاخلال بحفظ القرآن لانا امرنا بحفظ النظم والمعنی جمیعاً فانه دلالة علی النبوة ولانه ربما یؤدی الی التهاون بامر القرآن و منها ما فی معراج الدرایة انه یمنع من کتابة المصحف بالفارسیة اشد المنع و انه یکون معتمده زندیقاً (نفحات القدسیه)

کتاب میں نہیں (بلکہ بہت سی کتابوں میں ہے) جو ہمارے ائمہ حنفیہ کے نزدیک مستند ہیں۔ اس کی تصریح موجود ہے منجملہ ان کے وہ ہے جو صاحب ہدایہ امام مرغینانی نے اپنی کتاب تجنیس اور مزید میں فرمایا ہے جس کی عبارت یہ ہے اور فارسی میں قرآن کی کتابت سے باجماع منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ قرآن کی حفاظت میں خلل ڈالنے کا ذریعہ ہے اور اس وجہ سے بھی کہ ہم قرآن مجید کے الفاظ اور معنی دونوں کی حفاظت پر مامور ہیں۔ کیونکہ الفاظ بھی نبوت کے اثبات کی دلیل ہیں۔ اور الفاظ کے بدلنے سے (اگرچہ معنی نہ بدلیں) قرآن کی حفاظت میں سستی پیدا ہوتی ہے اور منجملہ ان کے وہ ہے جو معراج الدرایہ میں ہے کہ قرآن مجید کو فارسی میں لکھنے سے نہایت سختی کے ساتھ منع کیا جائے اور یہ کہ ایسا کرنے والا زندیق (بے دین) ہے۔

اس کتاب میں آگے مرقوم ہے۔

وزعم ان کتابته بالعجمیة فیها سهولة للتعلیم کذب مخالف للواقع و المشاهدة فلا یلتفت لذالک علی انه لو سلم صدقه لم یکن مبیحاً لاخراج الفاظ القرآن عما کتب علیه و اجمع علیه السلف و الخلف (نفحات القدسیه)

اور یہ گمان کرنا کہ عجمی (زبان یا رسم خط) میں تعلیم کی سہولت ہے تو یہ غلط اور واقع اور مشاہدے کے خلاف ہے اس کی طرف التفات نہ کیا جائے۔ علاوہ ازیں اگر اس کا صحیح ہونا بھی تسلیم کر لیا جائے۔ تب بھی قرآن کے الفاظ کا ان کی اجماعی صورت اور قدیم طرز کتابت سے نکالنا اس مصلحت کی وجہ سے جائز نہیں ہو سکتا۔

مذکورہ تقریر میں ان تمام شبہات کا بھی پورا جواب ہے۔ جو رسم خط یا زبان بدلنے والے حضرات پیش کرتے ہیں کہ اس میں عجمیوں کے لئے قرآن پڑھنے میں سہولت ہے۔ لیکن اول تو سہولت کا یہ خیال غلط ہے اور اگر صحیح بھی مان لیا جائے تو اس سہولت کی خاطر قرآن کا تبدل و تغیر ہرگز جائز نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اس کی خاطر سلف اور خلف کے اجماع کو رد کیا جا سکتا ہے۔

اور حنابلہ کے مشہور فقیہہ امام ابن قدامہ کی کتاب "مغنی" کے حواشی میں اس کو اور بھی زیادہ واضح کر دیا

گیا ہے کہ جب سے قرآن دنیا میں آیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دعوت عجم کے سامنے پیش کی۔ کہیں ایک واقعہ بھی اس کا مذکور نہیں ہے۔ کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عجمیوں کی وجہ سے اس کا ترجمہ کر کے بھیجا ہو یا عجمی رسم خط میں لکھوایا ہو۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکاتیب جو ملوک عجم یعنی ایران کے کسریٰ اور قیصر روم وغیرہ کی طرف بھیجے جن میں سے بعض کے فوٹو بھی چھپ چکے ہیں۔ اور آج تک محفوظ ہیں۔ انہیں دیکھا جا سکتا ہے کہ ان میں عجمی زبان اختیار کی گئی ہے اور نہ عجمی رسم خط اختیار کیا گیا ہے۔ حواشی مذکورہ کے چند جملے یہ ہیں۔

وهو انما باللسان العربي كما هو مصرّح في الآيات المتعددة وانما كان تبليغه والدعوة الى الاسلام والانذار به كما انزل الله تعالى لم يترجم النبي صلى الله عليه وسلم ولا اذن بترجمة ولم يفعل ذالك الصحابة ولا خلفاء المسلمين وملوكهم ولو كتب النبي صلى الله عليه وسلم الى قيصر و كسرىٰ و مقوقس بلغاتهم لصحّ التعليل الذي علّل به

(المغنی مع الشرح الکبیر ج ۱ ص ۵۳۴)

اور قرآن عربی زبان میں نازل ہوا۔ جیسا کہ قرآن کی متعدد آیتوں میں تصریح ہے۔ اور اسی عربی زبان میں قرآن کی تبلیغ اور دعوت و انذار عمل میں آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو اس کا ترجمہ کر کے نہیں پہنچایا اور نہ ترجمہ کر کے پہنچانے کی اجازت دی۔ اور نہ حضرات صحابہ نے ایسا کیا اور نہ خلفائے اسلام اور سلاطین اسلام نے ایسا کیا اور اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے خطوط قیصر و کسریٰ اور مقوقس کو ان ہی کی زبانوں میں لکھواتے تو یہ دلیل صحیح مانی جا سکتی تھی کہ عجمی زبانوں میں پہنچانا زیادہ مفید ہے۔

<u>ایک شبہ کا ازالہ</u> اگر یہ کہا جائے کہ امام اعظم ابو حنیفہؒ نے نماز میں فارسی میں قرأت کی اجازت دی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ امام صاحب نے بعد میں اپنے اس قول سے صاحبینؒ کے قول کی طرف رجوع کیا۔ اور صاحبین یعنی امام یوسف اور امام محمد کا قول یہ ہے کہ نماز میں فارسی میں قرأت ناجائز ہے۔ اور اسی پر فتویٰ ہے۔ چنانچہ نور الانوار کے حاشیہ پر قمر الاقمار نے "تلویح" اور "در مختار" کے حوالے سے یہ تصریح کی ہے۔ قمر الاقمار کی عبارت یہ ہے۔

فانّ الامام الاعظم رجع الى قول الصاحبين على ما رواه نوح بن مريم عنه كذا في التلويح و في الدرّ المختار الاصحّ رجوعه الى قولهما و عليه الفتوىٰ

(قمر الاقمار بہامش نور الانوار ص ۲۱)

امام اعظم نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کیا ہے جیسا کہ نوح بن مریم نے اس کی روایت کی ہے۔ اسی طرح "تلویح" میں ہے۔ اور در مختار میں ہے کہ زیادہ صحیح یہی ہے کہ امام اعظم نے صاحبین کے قول کی طرف رجوع کیا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے۔

اور علامہ ابن عابدین شامی نے بھی "در مختار" کے قول کی تائید ہدایہ اور شرح مجمع کے حوالے سے کی ہے اور کہا ہے

کہ اسی پر اعتماد ہے۔

(وقولہ وعلیہ الفتوٰی) و فی الہدایۃ و شرح المجمع لمصنفہ و علیہ الاعتماد (ردالمحتار ج ا ص ۳۵۷)

اور درمختار کا یہ قول کہ اس پر فتویٰ ہے۔ اور ہدایہ اور شرح مجمع میں ہے کہ اسی پر اعتماد ہے۔

مذکورہ مسائل کی رو سے اسلامی ممالک کے لئے لمحۂ فکریہ

مذکورہ مسائل و دلائل سے یہ حقیقت ثابت ہوگئی کہ جس طرح قرآن میں عربی زبان کی حفاظت ضروری ہے۔ اسی طرح کسی عجمی زبان مثلاً انگریزی، فارسی اور اردو وغیرہ میں عربی متن میں بغیر قرآن مجید کا صرف ترجمہ شائع کرنا جائز نہیں۔ کیونکہ صرف ترجمے پر قرآن کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اور نہ ترجمے کی قرأت اور تلاوت جائز ہے۔ یہ امت مسلمہ کی شدید غفلت ہے کہ انہوں نے اس اہم مسئلے کی طرف توجہ نہیں دی۔ اور یہ فتنہ عام ہوتا جا رہا ہے۔ بلکہ اسلامی ممالک انگریزی وغیرہ زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم شائع کرنے کو قرآن کی بڑی خدمت سمجھ رہے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ وہ قرآن کے ساتھ بہت بڑا ظلم کر رہے ہیں۔

اس لئے اسلامی ممالک سے ہمارا مطالبہ ہے کہ وہ اس فتنے اور اس کے نقصانات سے خبردار رہیں۔ اور اس کے انسداد کے لئے مؤثر عملی اقدامات کریں۔

پاکستان کے اندر بھی قرآن کے اردو ترجمے شائع ہوئے ہیں اور انگریزی ترجمے بھی چھپ چکے ہیں اس لئے حکومت پاکستان کا فرض ہے کہ وہ ایسے ترجموں کو فی الفور ضبط کرے اور آئندہ کے لئے اس فتنے کے انسداد کے لئے عملی اقدامات کرے۔

بائیں طرف سے لکھی جانے والی زبانوں میں قرآن کا ترجمہ

اب ہم ایک دوسرے فتنے کی طرف مسلمانوں کی توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ بائیں جانب سے لکھی جانے والی زبانوں مثلاً انگریزی وغیرہ میں قرآن مجید کے تراجم عربی متن کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ مگر ان کی وضع ان زبانوں کی وضع کے تابع بنائی جاتی ہے اور قرآن مجید کی عربی عبارت بھی بائیں طرف سے شروع ہو کر بائیں طرف سے اوراق الٹے جاتے ہیں گو کہ قرآن عربی متن کی کتابت سیدھی طرف سے ہوتی ہے۔

یہ صورت بھی مصحف عثمانی کی وضع کے خلاف اور ناجائز ہے کیونکہ انگریزی اور ہمچوں قسم کی زبانوں کی کتابت اگرچہ بائیں طرف سے شروع ہوتی ہے۔ لیکن ان کے صفحات سیدھے یعنی دائیں طرف سے بھی رکھے جا سکتے ہیں اس لئے قرآن کے صفحات مصحف عثمانی کی وضع کے مطابق دائیں طرف سے لکھے جائیں اور انگریزی وغیرہ میں ترجمہ تحت السطر لکھا جائے۔ اگرچہ ان کی کتابت بائیں طرف سے ہو۔ اس طریقے سے قرآن شریف بھی وضع عثمانی کے مطابق اور چودہ سو سال کے اسلامی تعامل کے موافق ہو سکتا ہے۔ ترجمے اور تفسیر کی سہولت کا فائدہ بھی اٹھایا جا سکتا ہے۔

اس کے علاوہ بعض انگریزی ترجمے ایسے ہوتے ہیں کہ پورا بایاں صفحہ انگریزی کے لئے اور دایاں صفحہ عربی متن کے لئے وقف ہوتا ہے۔ لیکن یہ صورت بھی علمائے امت کے نزدیک ناجائز اور ممنوع ہے۔ کیونکہ ترجمہ قرآن کی عربی عبارت کا تابع ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں معاملہ برعکس ہوجاتا ہے۔ اور ترجمے کو ایک مستقل حیثیت حاصل ہوجاتی ہے۔ جو قرآن کی حرمت۔ فوقیت اور مطبوعیت کے قطعی منافی ہے۔ اس لئے ترجمہ ہر حال میں قرآن کی عبارت کے تحت السطور ہونا چاہئے۔ اور دوسرے مروّجہ سب طریقے ناجائز ہیں۔ اس سلسلے میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک فتویٰ موجود ہے۔ جو ان کی تصنیف بوادر النوادر ص ۳۲۷ پر مرقوم ہے۔

حکومت پاکستان سے گذارش ہے کہ وہ اس اہم مسئلے کی طرف بھی توجہ دے۔ اور اصلاح احوال کے لئے مؤثر اور مفید قدم اٹھائے۔ اس سلسلے میں ہماری تجاویز یہ ہیں۔

۱۔ حکومت وفاقی وزارت امور مذہبی کے توسط سے پاکستان کے تمام چھاپہ خانے اور مرکزی شہروں کے کتب فروشوں کی دکانوں پر چھاپے مارے اور قرآن مجید کے قابل اعتراض نسخوں کے برآمد ہونے پر ان سب کو ضبط کرلیا جائے۔

۲۔ اور جن چھاپہ خانوں اور ان کے معاونین کا جرم شدید نوعیت کا ہو ان کو سخت سزا دی جائے۔

قرآنی کیسٹوں کی غلط ریکارڈنگ | محکمہ اوقاف و مذہبی امور صوبہ سرحد کے نام وفاقی وزارت امور مذہبی کی طرف سے گذشتہ دنوں ایک چٹھی موصول ہوئی تھی جس میں خبردار کیا گیا تھا کہ شالیمار ریکارڈنگ کمپنی اسلام آباد۔ اور ای، ایم، ای لمیٹڈ کراچی کے ذریعے ایسے کیسٹ بازار میں آئے ہیں جس میں ریکارڈنگ کے دوران آیات قرآنی کا صحیح خیال نہیں رکھا گیا۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

اس سلسلے میں ہمارا مطالبہ ہے کہ وفاقی وزارت امور مذہبی شالیمار ریکارڈنگ کمپنی اسلام آباد اور ای۔ ایم۔ ای لمیٹڈ کراچی کی تمام قرآنی کیسٹوں کی مکمل تحقیقات کرے۔ اور ان کیسٹوں کو ضبط کرے جن میں قرآنی آیات کی غلط ریکارڈنگ ہوئی ہے۔ اور سخت تعزیری اقدامات بھی کرے۔ تاکہ اس سلسلے میں مسلمانوں میں جو بے چینی پھیلی ہوئی ہے وہ دور ہوسکے۔

مزید برآں شاہ رفیع الدین کے اردو ترجمہ اور شاہ عبدالقادر کی تفسیر میں بھی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے اور پبلشر کا نام شیخ ظاہر حسین اینڈ سنز۔ اردو بازار لاہور بتایا گیا ہے۔ لہٰذا اس سلسلے میں بھی پوری تحقیقات کی جائے۔ اور پبلشر مذکور کے مطبوعہ تمام قرآن مجید کے نسخوں کا معائنہ کیا جائے۔ اور بصورت اغلاط ثابت ہونے کے ان سب کو ضبط کیا جائے۔ اگر جرم شدید نوعیت کا ہو تو مجرم کو قرار واقعی سزا دی جائے۔

سعودی عرب کی طرف سے اغلاط سے پُر قرآن پاک کے نسخوں کی واپسی | پاکستان کے مسلمانوں نے اس افسوسناک

خبر کو درد و کرب کے ساتھ سنا کہ اغلاط سے بھرے ہوئے قرآن پاک کے نسخوں کی تجارت اتنے زوروں پر ہے کہ روز روشن میں بڑی دیدہ دلیری کے ساتھ یہ تجارت ہو رہی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں کراچی میں بحری جہاز کے ذریعے اغلاط سے پُر قرآن مجید کے نسخوں کو سعودی عرب بھیجا گیا تھا۔ جن کو سعودی عرب نے واپس کر دیا۔ اس سلسلے میں ۱۶ نومبر ۱۹۸۳ء کے روزنامہ "نوائے وقت" راولپنڈی کے صفحہ اول پہ جو خبر چھپی تھی اسے ذیل میں من و عن ملاحظہ کیجئے۔

کراچی ۱۵ نومبر (نمائندہ خصوصی) بندرگاہ پہ کام کرنے والے مزدوروں نے سعودی عرب سے واپس کئے جانے والے اغلاط سے بھرے ہوئے کلام پاک کے نسخوں کو جہاز سے اتارنے سے انکار کر دیا۔ اور مجبور کرنے پر مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ تاہم پورٹ ٹرسٹ کے حکام اور مزدوروں کے نمائندوں کے درمیان بات چیت کے نتیجے میں ڈیڑھ گھنٹے بعد مزدوروں نے ہڑتال ختم کر دی۔ بتایا جاتا ہے کہ پاکستان کے ایک ادارے نے بڑی تعداد میں قرآن مجید طبع کر کے سعودی عرب بھجوائے۔ سعودی عرب کے قانون کے مطابق وہاں ان کی جانچ پڑتال کی گئی۔ تو ان میں لاتعداد اغلاط پائی گئیں جس کے نتیجے میں ان نسخوں کو واپس کر دیا گیا۔

"نوائے وقت" کی اس خبر سے ان افراد اور اداروں کے ناپاک عزائم پوری طرح بے نقاب ہو گئے۔ جنہوں نے پاکستان کی سرزمین پر قرآن پاک کی تحریف کرنے کے لئے اپنی مذموم اور اشتعال انگیز مہم جاری کر رکھی ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ حکومت پاکستان اور وفاقی وزارت امور مذہبی مذکورہ ادارے کے ساتھ جو عناصر بھی شریک ہوں ان سب کو اور ادارے کو عبرت ناک سزا دی جائے۔ اور یہ سزا شریعت مطہرہ کی رو سے قتل ہو سکتی ہے۔

پاکستان اسلام کا گہوارہ ہے اور کوشش کی جا رہی ہے کہ پاکستان میں قرآن و سنت پر مبنی مکمل اسلامی نظام رائج کیا جائے۔ اور ادھر حال یہ ہے کہ بعض تجارتی ادارے۔ چھاپہ خانے اور لادینی عناصر یہودیوں اور دیگر اسلام دشمن طاقتوں کے ایما پر غلط طباعت کے ذریعے قرآن مجید کے اندر تحریف کر رہے ہیں اور اس ناپاک مہم پر بے دریغ دولت خرچ کر رہے ہیں۔ اس سلسلے میں ہم <u>صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق</u> کی خدمت میں خصوصی دردمندانہ گذارش کرتے ہیں کہ آپ بذات خود اس اہم ترین دینی مسئلے کی طرف اپنی بھرپور توجہ مبذول فرمائیں اور قرآن کریم کے ساتھ ظلم اور بے حرمتی کرنے والے ناپاک عناصر کی گوشمالی فرمائیں۔ اور قرآن مجید کی طباعت کے لئے ایسے موثر اقدامات کریں کہ کسی ملحد اور بے دین کے لئے یہ ممکن ہی نہ ہو سکے کہ وہ قرآن پاک کی غلط طباعت کر سکیں گے۔ لئے علمائے دین اور تمام مسلمانان پاکستان آپ کے بے حد ممنون اور شکر گذار ہوں گے۔

قرآن کریم کی تلاوت کے آداب | آخر میں ہم موضوع کی مناسبت سے قرآن کریم کی تلاوت کے آداب بیان کرتے ہیں تاکہ مسلمان قرآن کریم کی تلاوت کے ثمرات اور برکات سے کما حقہٗ بہرہ مند ہوں اور مرضات الٰہیہ کے صحیح معنوں میں مستحق ہو سکیں۔

امام زرکشی آدابِ تلاوت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:-

قال الزرکشی فیسن تطبیبه و	۱۔ قرآن مجید کو معطر رکھنا
جعلهٗ علیٰ کرسی و تقبیله و یحرم	۲۔ اور کسی اونچی چیز مثل رحل وغیرہ پر رکھنا
مدّ الرجل الی شیئ من القرآن	۳۔ اور اس کو بوسہ دینا مسنون ہے۔
او کتب العلم	۴۔ اور قرآن کے کسی جز کی طرف پاؤں پھیلانا۔
(نفحات القدسیه)	۵۔ یا علوم دین کی کتابوں کی طرف پاؤں پھیلانا حرام ہے

مزید برآں قرآن مجید کو صاف ستھرے غلافوں میں ملفوف رکھنا چاہئیے۔

علامہ سیوطی نے بھی "اتقان" جلد ۲ صہ ۱۷۲ پر اسی طرح لکھا ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے مرشد شیخ الامت حضرت علامہ مولانا مولوی محمد عبدالمالک صاحب صدیقی احمد پوری ثم خانیوال نور اللہ مرقدہٗ قرآن کریم کی تعظیم کو پوری طرح ملحوظ فرماتے تھے اور ہمیشہ تلاوت کے لئے چار زانو بیٹھتے۔ اور گھٹنوں پر چادر بچھاتے اور پوری یکسوئی توجہ اور خشوع کے ساتھ تلاوت فرماتے اور قرآن مجید کو دونوں ہاتھوں سے پکڑتے اور دونوں ہاتھوں سے واپس فرماتے۔

علمائے ربّانی کے مذکورہ اقوال اور تعامل کے پیش نظر ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرآن کریم کی تلاوت کے وقت اس کے آدابِ تلاوت پوری طرح ملحوظ رکھے۔ تاکہ قرآن کریم کے فیوض و برکات سے کما حقہٗ مستفید اور مستفیض ہو سکے۔

واللّٰہ الموفق للصواب والیه المرجع والمآب

المجیب۔ خادم العلماء مدرار اللہ مدرار نقشبندی عفی عنہ۔ مردان

افغانستان پر روسی جارحیت اور مؤتمر المصنفین کی اہم پیشکش
روسی الحاد
پس منظر و پیش منظر
تالیف واشاعت ——— مؤتمر المصنفین
سوشلزم اور کمیونزم حریت اقوام، آزادی افکار کا غاصب اور دیگر مذاہب کا عظیم دشمن اور انسانی و اخلاقی قدروں کا کن کن طریقوں سے باغی ہے؟ ان سب باتوں کا جواب اور کمیونزم کی فکری نشو و نما، جنگ اقتدار، مظالم اور چیرہ دستیوں اور مستقبل کے ناپاک عزائم کا تحقیقی اور تفصیلی جائزہ۔
اہم ابواب کی ایک جھلک جبکہ ہر باب کئی ذیلی عنوانات پر مشتمل ہے
۱۔ محرکات وعوامل
۲۔ سوشلزم کا فکری سفر
۳۔ عملی سرگرمیاں اور جنگ اقتدار
۴۔ سوشلزم کی چیرہ دستیاں
۵۔ مذہب و اخلاق دشمنی
۶۔ سامراجی تسلط۔ روس اور افغانستان، پاکستان اور سوشلزم
افغانستان پر ظالمانہ یلغار کے بعد روس پاکستان کے دروازوں پر دستک دے رہا ہے۔ آئیے عملی جہاد کے ساتھ ساتھ علمی و فکری جہاد کیلئے بھی کمربستہ ہو جائیں ——— ایک بھیانک اور مکروہ چہرہ جسکو بے نقاب کرنا ہر مسلمان کا دینی فریضہ ہے
بلاشبہ اس موضوع پر ایک مستند اور تحقیقی کتاب
جس کیلئے صدہا مآخذ کو کھنگالا گیا ہے۔
قیمت ۱۲ روپیہ صفحات ۵۰۰ کاغذ و طباعت عمدہ۔ تبلیغ کے لئے سو نسخوں پر ۳۳ فیصد رعایت
آج ہی طلب فرمائیں
مؤتمر المصنفین دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور پاکستان